ملفوظات چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ

جمع عناوین: خان غازی کابلیؒ

احرار اور جنگِ آزادی

''جنگِ آزادی میں شرکت کی بنا پر لیگی مسلمان احرار کو کانگرس کی ایک شاخ سمجھتا ہے اور حقوق طلبی پر ہندو ہمیں فرقہ پرست کہتا ہے۔ یہی تعریف بہترین تعریف ہے ہم نے ''خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا کَدَر '' کے پاکیزہ اصول پر کانگریس اور لیگ دونوں جماعتوں کی خوبیوں کو اخذ کرلیا ہے اور برائیوں کو پرے پھینک دیا ہے نہ ہم مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کرنے والے ہیں اور نہ حقوق کا بہانہ بنا کر آزادی کی جنگ سے لیگ کی طرح پہلو بچانے والے ہیں جس پالیسی پر ساری قوم ۱۹۲۰ء میں جمع ہوگئی تھی ہم اس راہ پر گام زن ہیں انگریز سے ترک تعاون اور اہلِ وطن سے موالات ہماری پالیسی کا خُلاصہ ہے۔'' (خطبہ پشاور کانفرنس، اپریل ۱۹۳۹ء)

سب باتوں پر آزادی ہند کو ترجیح دینی چاہیے تاکہ ہمسایہ قوم کے ساتھ خوشگوار تعلقات پیدا کر کے ہندوستان میں اپنی پوزیشن مضبوط کریں۔'' (خطبہ صدارت امرتسر کانفرنس، مئی ۱۹۳۶ء)

ہندوستان کی آزادی پر ہی عالم اسلام کی آزادی منحصر ہے۔'' (خطبہ صدارت امرتسر کانفرنس، مئی ۱۹۳۶ء)

مسلم لیگ

اپنی قوم کو ہندوؤں سے خوف دلانا لیگ کا فلسفۂ حیات ہے یہ دشمنوں کی کوششوں سے بھی بڑھ کر اسلام دشمنی ہے۔'' (خطبہ پشاور کانفرنس، ۱۹۳۹ء)

لیگ کے ارباب اقتدار جو عیش کی آغوش میں پلے ہیں اسلام جیسے بے خوف مذہب اور مسلمانوں جیسے مجاہد گروہ کے سردار نہیں ہوسکتے۔ مُردوں سے مُرادیں مانگنا اتنا بے سود نہیں جتنا لیگ کی موجودہ جماعت سے کسی بہادرانہ اقدام کی توقع رکھنا۔''

''ایسی بے جان اور غیر ترقی پسند جماعت سے رہنمائی کی خواہش کرنا۔ کاٹھ کے گھوڑے پر سوار ہو کر آزادی کے سفر کو نکلنا ہے۔'' (خطبہ پشاور کانفرنس، اپریل ۱۹۳۹ء)

''مسلم لیگ کے نصب العین اور احرار کے نصب العین میں بڑا فرق ہے۔'' (خطبہ امرتسر کانفرنس، مئی ۱۹۳۶ء)

پاکستان

''وطن عزیز اور دنیائے اسلام کی غلامی کا تقاضا یہ ہے کہ ہندوستان اور دنیائے اسلام کو الگ الگ نہیں بلکہ ایک غلامستان سمجھ کر قسمت آزمائی کی جائے لیکن قومی بوجھ بجھکڑ ایسے حال میں شمالی ہند کو پاکستان بنا رہے ہیں۔ جب کہ خاک پاک عرب بھی دائمی غلامی کے اندیشوں سے خالی نہیں۔''

ربع صدی تک علیحدہ انتخاب کو ہم نے اسلامیان ہند کے لیے نعمت کہا اس کے لیے ایک دنیا کو غلام بنایا لیکن آپ کے قول کے مطابق اس خوشگوار خواب کی تعبیر ہندو کی غلامی ہوئی۔ سوچ لو! پاکستان کی تحریک بھی برطانوی جھانسہ ہی نہ ہو۔ تم جو غلامی میں شمالی ہند کو نئی ریاست بنانا چاہتے ہو یہ سوچو اس الجھاؤ میں پڑھ کر قریبی جنگ میں کسی اور اسلامی ملک کی غلامی کا باعث تو نہ بن جاؤ گے؟ مجھے ڈر ہے کہ تاریخ اس حقیقت کو دہرا رہی ہے کہ برطانوی استعمار کو جب شدید ضرورت ہوتی ہے تو وہ مسلمانوں کے سامنے نئی سے نئی آرزوؤں کا خلد نما منظر پیش کر کے اسے وعدوں کے سراب میں پھنسا دیتا ہے جب کام نکل جاتا ہے تو بے حقیقت قلی کی طرح ہر وعدے کے جواب میں اس کے حصہ اسفل پر ایک لات رسید کر کے کہتا ہے جا دور ہو جا۔

پاکستانی کی تحریک مکانی لحاظ سے نہیں بلکہ زمانی لحاظ سے شر انگیز ہے قوموں کے سر پر قیامت کی گھڑی کھڑی ہے مجھے حقیقی پاکستان (آزادی) کی فکر ہے۔ نئی آزمائشوں سے مل کر نکلیں اس کے بعد ممکن ہے ہندو سیاسین خود ہی سوائے اس کے کوئی چارہ نہ دیکھیں کہ سیاسی مصلحتوں کی بنا پر شمالی ہند کو ایک مضبوط اسلامی ریاست بنانے میں مدد و معاون ہوں یا تو آزاد ہند کو ایران افغانستان پر کامل اعتماد کرنا پڑے گا ورنہ آزاد اسلامی ممالک کے درمیان ایک آزاد خطہ کی حد فاصل قائم کرنی پڑے گی۔

۱۹۰۴ء میں اسی ذہن کو لے کر اٹھے تھے ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا کے تخیل کا اول پروردگار یہی ہندو ہے۔ آج کل کے پاکستانی اسی ہندووانہ ذہن کی پیداوار ہیں۔ بھائی جی کو بدھائی دو کہ اس کے مسلمان متبعین پیدا ہو گئے مسلمان کا خوف ان کے تصور کی بنیاد...... ہندو کا ڈر اس تحریک کا باعث۔ البتہ آزاد ہندوستان کی تقسیم طبعی ضرورتوں کی بنا پر ہونی چاہیے۔ آنے والی نسلوں کے فرائض ان پر چھوڑ دیں۔ ہندوستان اور دنیائے اسلام کی آزادی کے دن قریب لا کر ہم اپنا فرض ادا کریں۔ پاکستان کی خواہشوں کو لے کر انگریز کے پاس جاؤ وہ اپنی خوش قسمتی پر ناز کرے گا کہ تم لعل کے عوض کوئلے لینے آئے۔ کہے گا تم جنگ میں میرے مدد کرو میں تمھاری مدد کروں گا۔ پس مجھے بھرتی دو اور اپنی بات مجھ سے منوالو۔ خود ہی سوچو کہ لیا کیا اور دیا کیا۔ اس نازک اور اہم دور میں انگریز کے پاس کسی چھوٹی آرزو کا لے جانا وطن عزیز کی آزادی اور دنیائے اسلام کے سود و بہبود کو ارزاں فروخت کرنا ہے۔ سارے غلامستان یعنی ہندوستان اور دنیائے اسلام، کی آزادی سے کم کسی معاملہ پر انگریز سے گفتگو مسلمان کے وطنی اور مذہبی تصورات کی توہین ہے۔ (خطبہ پشاور کانفرنس، اپریل ۱۹۳۹ء)